سلسلۃ قصص الانبیاء

22

ظالم بادشاہ

اشتیاق احمد

سلسلة قصص الانبیاء

ظالم بادشاہ

قصّہ سیّدنا اِلیاس، یسع، ذُوالکفل علیہم السلام
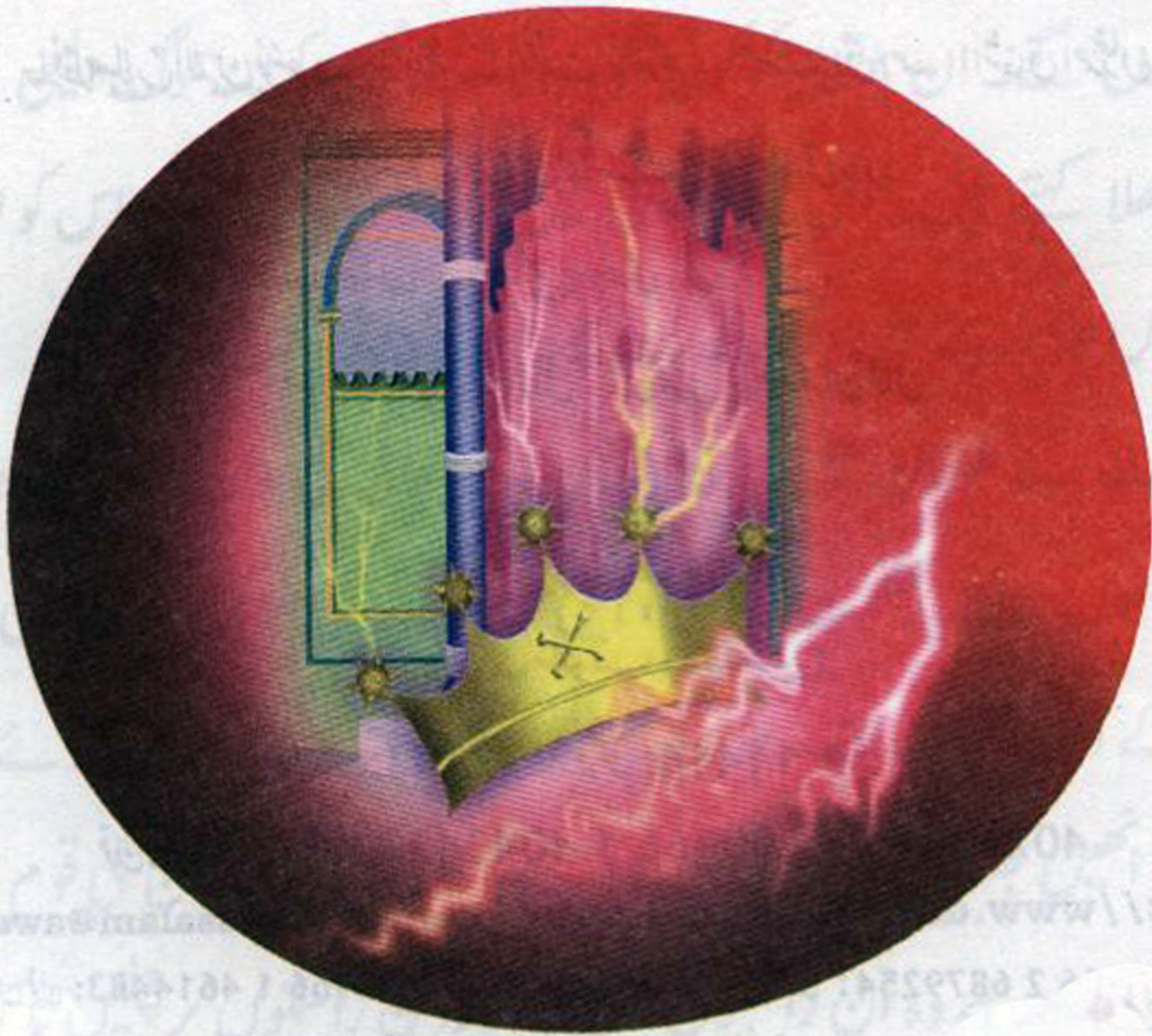
اشتیاق احمد

دارُالسّلام
کتاب وسنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
ریاض • جدہ • شارجہ • لاھور • کراچی
اسلام آباد • لندن • ھیوسٹن • نیو یارک

ظالم بادشاہ
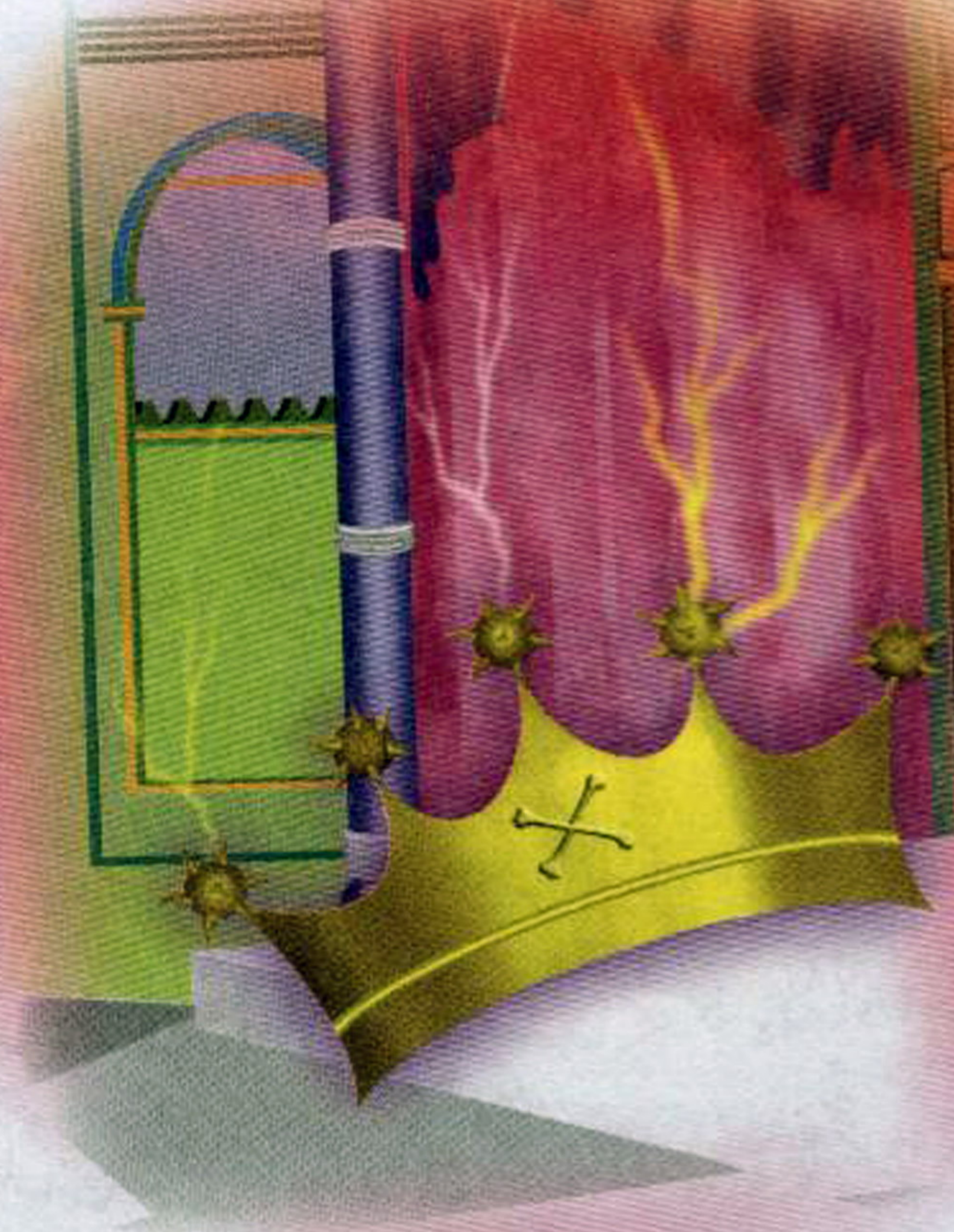
امجد، فاروق اور کلثوم اپنی دادی کے گرد جمع تھے۔ سب لوگ عشاء کی نماز سے فارغ ہو چکے تھے، اور یہ وقت تھا دادی اماں سے کہانی سننے کا۔ ایسے میں امجد بول اٹھا:

''دادی جان! آپ ہمیں نیک اور رحم دل بادشاہوں کی کہانیاں سناتی ہیں۔ کیا سب بادشاہ نیک اور رحم دل ہی ہوتے ہیں؟''

دادی اماں امجد کی بات سن کر مسکرائیں، اور بولیں:

''نہیں بیٹا! بادشاہ ظالم اور بُرے بھی ہوتے ہیں۔''

''آج پھر کسی ظالم بادشاہ کی کہانی سنائیں۔'' فاروق نے کہا۔

''اچھی بات ہے، یونہی سہی۔ دمشق کے مغربی حصے میں ایک شہر تھا۔ اس کا نام تھا بَعْلَبَكّ ۔''

''جی کیا فرمایا، بعلبک؟'' تینوں بول اٹھے۔

''ہاں! بعلبک۔''

''یہ کیا نام ہوا بھلا۔'' فاروق نے حیران ہو کر کہا۔

''میں بتاتی ہوں، 'بَعْل' ایک بت کا نام تھا، 'بَکّ' نامی شہر کے لوگ اس بعل بت کی پوجا کرتے تھے، اسی بت کے نام پر شہر کا نام بعلبک رکھا گیا۔''

''لیکن آپ تو کسی ظالم بادشاہ کی کہانی سنانے چلی تھیں۔'' کلثوم بولی۔

''وہی سنانے لگی ہوں۔ ہاں تو اس شہر کا بادشاہ بہت ظالم اور جابر تھا، اور تھا بھی کافر، یعنی مسلمان نہیں تھا۔ وہ بھی بعل ہی کی پوجا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اسی کی حکمرانی کے دور میں اللہ تعالیٰ نے سیّدنا الیاس علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ انھوں نے اس شہر کے رہنے والے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا۔ اس بات کی دعوت دی کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

'بے شک الیاس بھی رسولوں میں سے تھا۔ جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ کیا تم بعل نامی بت کو پکارتے ہو اور سب سے بہتر پیدا کرنے والے اللہ کو چھوڑ دیتے ہو جو تمھارا اور تمھارے اگلے باپ دادوں کا رب ہے؟'

انھوں نے اپنی قوم کو سمجھایا کہ یہ بت تمھیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان۔ تمھیں موت دے سکتا ہے اور نہ زندگی بخش سکتا ہے، اور تم ایسے اللہ کی عبادت کو چھوڑے ہوئے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کے لائق ہے، اسی نے تو تمھیں پیدا کیا ہے۔
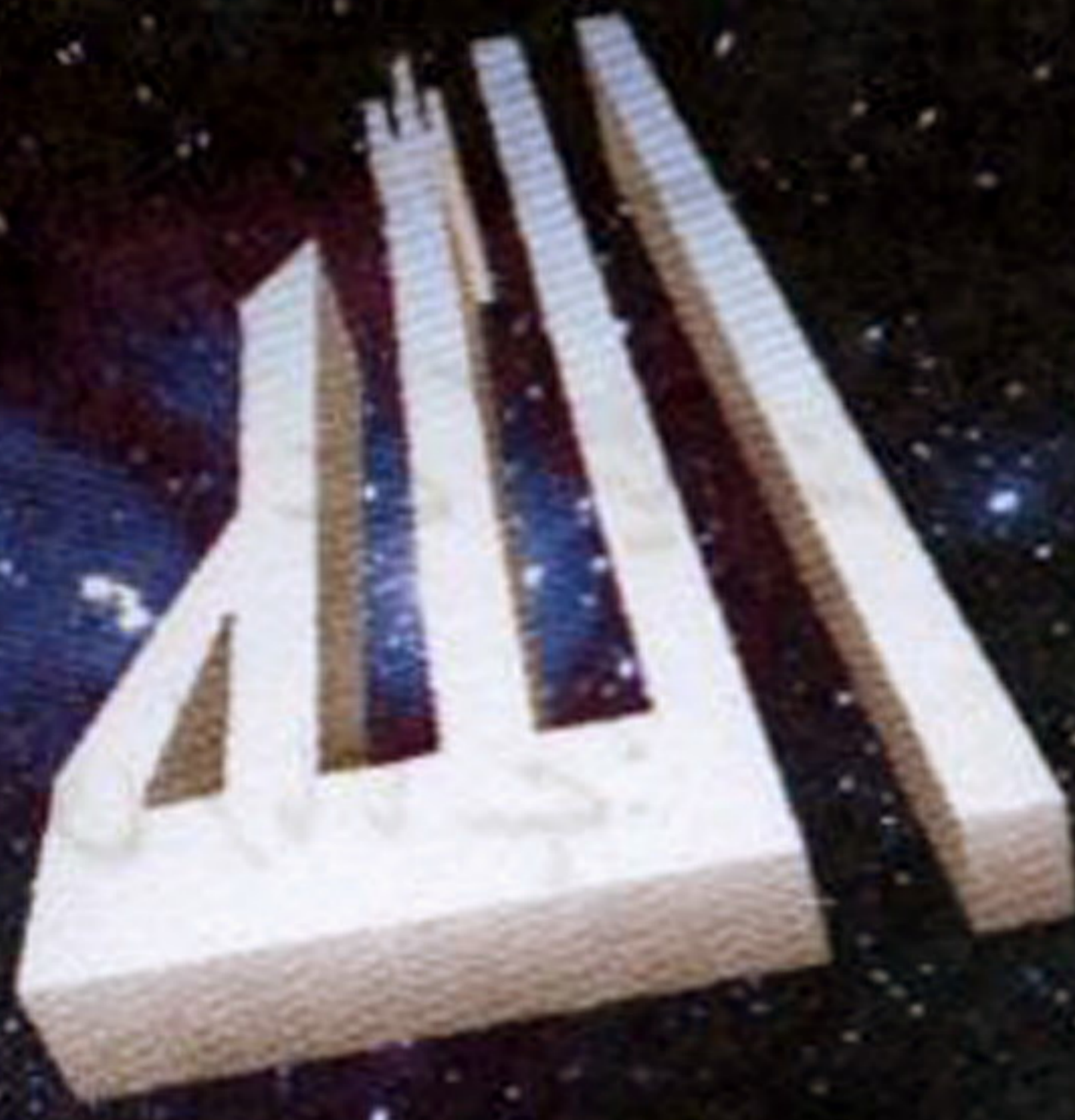
ظالم بادشاہ

ظالم بادشاہ

آپ پورے خلوص اور سچائی سے قوم کو دعوت دیتے رہے۔ آپ انھیں تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں کی طرف لے آنا چاہتے تھے۔ درد ناک اور حقیقی عذاب سے نجات دلانا چاہتے تھے، لیکن وہ آپ کو جھٹلاتے رہے۔ انھوں نے آپ کا مذاق بھی اڑایا، وہ آپ کی کوئی بات سننے کو تیار نہ ہوئے۔ ان حالات میں بہت کم لوگ آپ پر ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

'لیکن قوم نے انھیں جھٹلایا، لہٰذا وہ سب عذابوں میں حاضر کیے جائیں گے۔ سوائے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں کے، یعنی اللہ پر ایمان لانے والے اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔'

اس ظالم بادشاہ تک بھی اللہ کا پیغام پہنچانا سیّدنا الیاس علیہ السلام کی ذمے داری تھی کیونکہ آپ ان سب کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے تھے۔ وقت کے بادشاہ کو اللہ کی دعوت دینا تو اور بھی زیادہ ضروری تھا، اگر وہ ایمان لے آتا تو ساری قوم ہی ایمان لے آتی۔ چنانچہ سیّدنا الیاس علیہ السلام نے بادشاہ سے ملاقات کا وقت طے کرلیا۔ اس طے شدہ وقت پر آپ اس کے دربار میں پہنچ گئے۔ آپ نے اس سے مخاطب ہوکر یوں فرمایا:

'اے بادشاہِ وقت! میں آپ کو اس اللہ کی عبادت کی طرف دعوت دینے کے لیے آیا ہوں جو اکیلا ہے۔ جس کا کوئی شریک اور ساجھی نہیں اور بعل کی عبادت چھوڑ دینے کی ہدایت کرتا ہوں، وہ تو خود مخلوق ہے۔ کسی کو نقصان پہنچا سکتا ہے، نہ نفع۔'

بادشاہ کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ اس نے غضب ناک نظروں سے انھیں دیکھا، پھر بولا:

'تیرا وہ اللہ کون ہے جس کی خاطر تو ہم سے بعل کی عبادت چھڑانا چاہتا ہے؟'

اس کے جواب میں سیّدنا الیاس علیہ السلام نے فرمایا:

'اللہ وہ ہے جس نے اس ساری کائنات کو پیدا کیا ہے۔ سارے عالم میں بس اسی کا حکم چلتا ہے۔ وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، تمام تر نعمتیں اسی نے عطا کی ہیں۔'

اس پر بادشاہ نے مذاق اڑانے کے انداز میں کہا:

'کیا واقعی تجھے مجھ سے یہ امید ہے کہ میں تیری ان باتوں پر یقین کرلوں گا جو قصے کہانیوں سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں۔'

سیّدنا الیاس علیہ السلام نے فرمایا:

'اگر تُو ایمان لے آئے گا تو یہ

تیرے حق میں بہت بہتر ہوگا، اس لیے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ ان جنتوں میں ایسی ایسی نعمتیں ہوں گی جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کانوں نے سنی ہوں گی اور نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا خیال ہی آیا ہوگا۔'

یہ سن کر بادشاہ بولا:

'اور اگر میں تمھارے اللہ پر ایمان نہ لاؤں تو کیا ہوگا؟'

جواب میں سیّدنا الیاس علیہ السلام نے فرمایا:

'جو شخص اللہ کے ساتھ کفر کرے گا اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا رہے گا، یقیناً اسے دردناک عذاب کی سزا ملے گی۔ اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہوگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔'

یہ سن کر وہ ظالم بادشاہ چلّا اُٹھا:

'اے شخص! اس میں کوئی شک نہیں کہ میں تجھے اب تک بہت مہلت دے چکا ہوں۔ میں نے تیری فضول کہانیاں بھی غور سے سنی ہیں، انھی جھوٹی کہانیوں پر تیرا دارومدار ہے لیکن میں بعل کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر آج کے بعد مجھے یہ خبر ملی کہ تُو بعل کا ذکر بُرے الفاظ میں کرتا ہے اور اپنے اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے تو میں تجھے سخت ترین سزا دوں گا اور جب تک تیری موت واقع نہیں ہوجائے گی، اس وقت تک میری وہ سزا ختم نہیں ہوگی۔'

سیّدنا الیاس علیہ السلام اس کی طرف سے مایوس ہوگئے اور واپس لوٹ آئے۔ اب

الذين كفروا وكذبوا با يتنا اولئك اصحب النار هم فيها خلدون

ظالم بادشاہ

آپ اس فکر میں تھے کہ کیا کیا جائے۔ اگر آپ لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلائیں گے اور بعل کی پوجا کرنے سے انھیں منع کریں گے تو بادشاہ کے جاسوس فوراً اس تک اطلاع پہنچا دیں گے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ جو اس نے کہا ہے، وہ کر گزرے گا، آپ کو قتل کرا دے گا۔ وہ بہت ظالم اور جابر بادشاہ تھا۔ اس سے یہ امید نہیں کی جاسکتی تھی کہ اپنے حکم کے خلاف کوئی نرمی کرے گا۔ دوسری طرف وہ اللہ کی عبادت کی دعوت نہ دیتے تو اللہ کی نافرمانی ہوتی۔ آخر آپ نے فیصلہ کیا کہ ایک اکیلے اللہ کی طرف دعوت ضرور دیں گے۔

اس فیصلے کے بعد سیدنا الیاس علیہ السلام لوگوں کو اللہ کی عبادت کی طرف بلانے لگے۔ بعل کی پوجا نہ کرنے کے لیے کہتے رہے۔ جاسوسوں نے بادشاہ کو یہ خبریں پہنچا دیں۔ چنانچہ اس نے حکم جاری کر دیا کہ انھیں گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا جائے اور سخت قسم کی سزا دیتے دیتے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔

سیّدنا الیاس علیہ السلام کو بادشاہ کا فیصلہ معلوم ہوا تو آپ نے ارادہ کرلیا کہ ان کی نظروں سے اوجھل ہوجائیں۔ ایسا انھوں نے موت کے ڈر سے نہیں سوچا تھا، بلکہ انھوں نے خیال کیا کہ اگر بادشاہ انھیں مروا دے گا تو اللہ کی طرف دعوت کا کام رک جائے گا۔ بعلبک کے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والا پھر کوئی نہیں رہے گا۔ انھوں نے سوچا شاید میرے غائب ہونے کے بعد بادشاہ طبعی موت مر جائے یا کوئی اسے قتل کر دے۔ اس طرح وہ پھر سے اپنا کام شروع کرسکیں گے۔ دوبارہ توحید کی بات شروع کرسکیں گے اور اسی کام کے لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں اس شہر کے لوگوں کی طرف مبعوث فرمایا تھا۔

آپ دن بھر اپنے ایک دوست کے گھر میں چھپے رہے۔ آخر رات ہوئی تو تاریکی میں اپنے دوست کے گھر سے نکلے۔ شہر خاموش تھا۔ پہرے داروں کی تعداد کم ہو چکی تھی۔ اس طرح آپ شہر سے باہر نکل آئے۔

ظالم بادشاہ

آپ کے ساتھ آپ کے جاں نثار شاگرد سیّدنا یسع علیہ السلام تھے۔ وہ کسی حال میں بھی آپ کا ساتھ نہیں چھوڑتے تھے۔

شہر سے نکلتے ہی دونوں تیز تیز چلنے لگے تاکہ جلد از جلد شہر سے دور چلے جائیں۔ آخر دونوں ایک پہاڑ تک پہنچ گئے۔ اس میں ایک غار تھا۔ دونوں غار میں داخل ہوگئے۔ اس طرح دونوں نہ صرف بادشاہ اور اس کے سپاہیوں کی نظروں سے بچ گئے بلکہ گرمی، سردی اور بارش وغیرہ سے بھی محفوظ ہوگئے۔

دونوں ایک مدت تک اسی غار میں عبادت کرتے رہے۔ نماز، روزہ، دعا اور ذکر وغیرہ سے اپنے اللہ کا قرب حاصل کرتے رہے۔ بھوک لگتی تو غار سے نکل کر جنگل میں آجاتے۔ زمین کی جڑی بوٹیوں یا درختوں کے پھلوں سے پیٹ بھرتے اور چشمے کا پانی پی کر واپس غار میں آجاتے۔

ایک عرصہ تک دونوں وہیں رہے۔ اس دوران میں وہ ظالم اور جابر بادشاہ مرگیا۔ اس کی جگہ ایک دوسرا شخص بادشاہ بنا۔ وہ بہت عادل اور عقل مند تھا۔ چنانچہ سیّدنا الیاس اور سیّدنا یسع علیہما السلام بعلبک کی طرف لوٹ آئے۔ انھوں نے پھر لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا، بعل کی عبادت سے انھیں منع کیا۔ انھیں بتایا کہ یہ تو پتھر کا بت ہے۔ تمھیں کوئی نفع پہنچا سکتا ہے، نہ نقصان اور نہ تمھاری موت اور زندگی کا مالک ہے۔

الیاس علیہ السلام اس نئے بادشاہ کے پاس تشریف لے گئے۔ اسے اسلام کی دعوت دی۔ حق قبول کرنے کے لیے کہا اور بتوں کی عبادت کرنے سے روکا۔ وہ فوراً آپ پر ایمان لے آیا۔ اس کا ایمان لانا بہت بہتر ثابت ہوا۔ اس کے اسلام قبول کرتے ہی
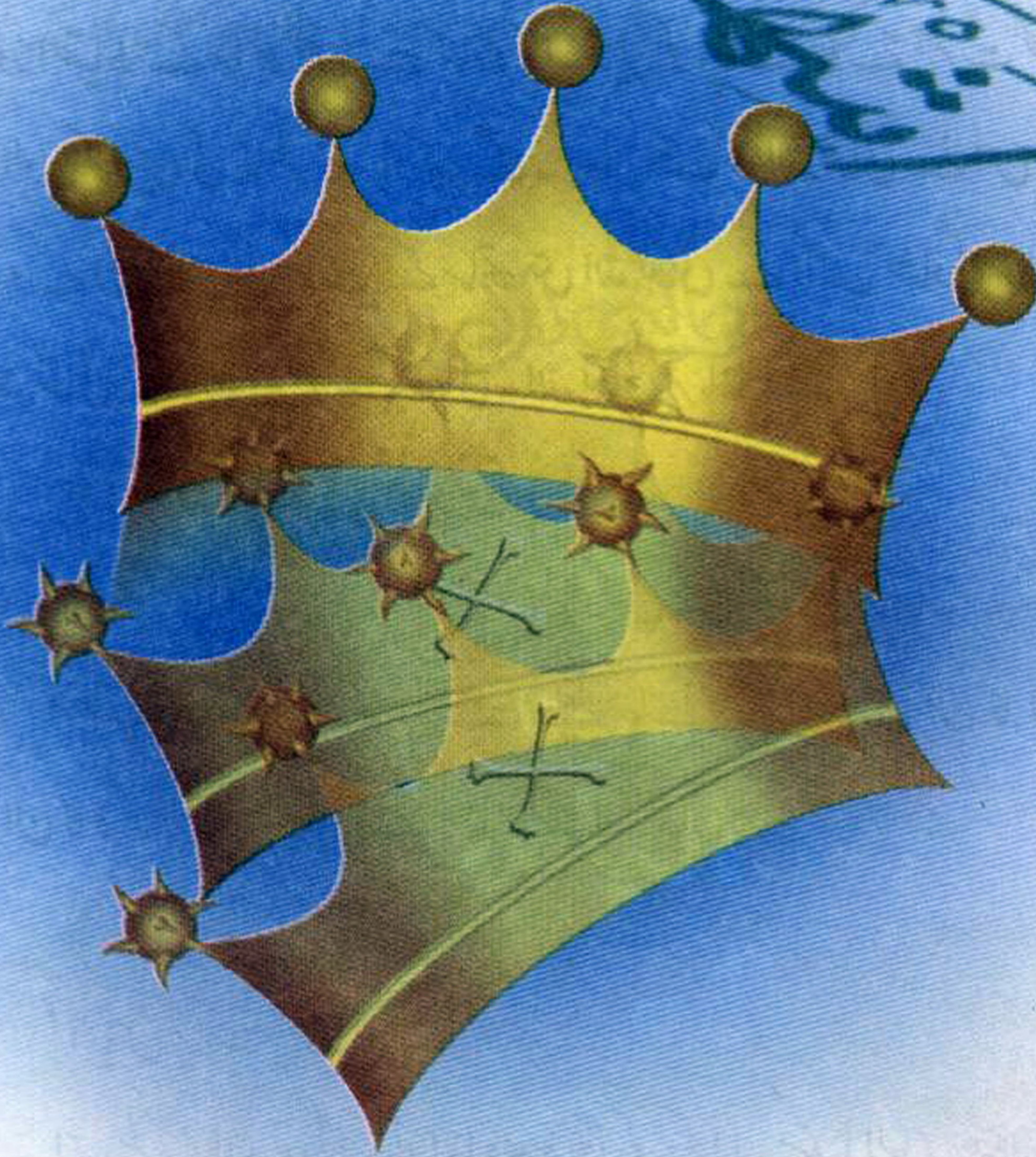
اس کی قوم کی کثیر تعداد نے بھی اسلام قبول کرلیا۔

سیّدنا الیاس علیہ السلام سب لوگوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے تھے۔ دن بھر روزہ رکھتے تھے، رات کو اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ آپ نے بعلبک کے لوگوں کو بڑے اچھے طریقے سے تبلیغ کی۔ قوم کو اللہ کی بندگی کی دعوت دی اور اپنی

دعوت پر قائم رہے۔ قوم نے آپ کا مذاق اڑایا تو آپ نے صبر اور سکون سے ان کے مذاق کو برداشت کیا۔ انھوں نے تکالیف پہنچائیں تو بھی آپ نے صبر کا دامن تھامے رکھا۔ جب ظالم بادشاہ نے قتل کی دھمکی دی تو پھر بھی انھوں نے توحید کی دعوت جاری رکھی اور احتیاط کے ساتھ اس سے کنارہ کیا۔ دین کو بچاتے ہوئے ہجرت کر گئے۔ اپنے گھر والوں کو دین کی خاطر خیر باد کہہ گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس ظالم بادشاہ کو موت دے دی۔ اس کی موت کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے انھیں کشادگی عطا فرمائی۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف فرمائی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ﴾

'اور ہم نے الیاس علیہ السلام کا ذکر پچھلے لوگوں میں بھی باقی رکھا۔'

مطلب یہ کہ ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان کا اچھا ذکر باقی رکھا۔ ان کا ذکر ہر کوئی خیر ہی سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے:

﴿ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ﴾

'الیاس پر سلام ہو۔'

اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا۔ سیّدنا الیاس علیہ السلام کا ذکر اچھائی کے ساتھ ہوتا رہے گا۔ جب تک قرآنِ مجید کی تلاوت ہوتی رہے گی، ان کا ذکر بھی ہوتا رہے گا۔ قرآنِ کریم کی تلاوت تو قیامت تک ہوتی رہے گی، جب بھی کوئی قرآنِ مجید پڑھے گا اور سورۃ الصّٰفّٰت کی تلاوت کرے گا، انھیں یوں سلام عرض کرے گا:

﴿ سَلٰمٌ عَلٰٓی اِلْ یَاسِیْنَ ﴾

'الیاس پر سلام ہو۔'

بچّو! یہ تھی کہانی سیدنا الیاس علیہ السلام اور ظالم بادشاہ کی۔ اب لگے ہاتھوں سیّدنا یَسَع علیہ السلام کا قصہ بھی سن لو۔'' یہاں تک کہہ کر دادی جان خاموش ہوگئیں تو امجد بول اُٹھا:

’’آپ کا مطلب ہے، سیّدنا الیاس علیہ السلام کے جاں نثار ساتھی کا تذکرہ...... جو ہر حال میں ان کے ساتھ رہتے تھے۔‘‘

’’ہاں بالکل، لو سنو! سیّدنا یَسع علیہ السلام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر قرآنِ کریم میں ان الفاظ میں کیا ہے:

﴿ وَاِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَيُوْنُسَ وَلُوْطًا ۭ وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَي الْعٰلَمِيْنَ ﴾

’اور اسماعیل کو اور یَسع کو اور یونس کو اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے ہر ایک کو تمام جہان والوں پر فضیلت دی۔‘

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴾

’اور اسماعیل اور یَسع اور ذوالکفل کا بھی ذکر کر دیجیے، یہ سب بہترین لوگ تھے۔‘

بچو! آپ کو بتا ہی چکی ہوں کہ سیّدنا یَسع علیہ السلام، سیّدنا الیاس علیہ السلام کے ساتھی تھے۔ ان کے صحابی تھے اور ان کی لائی ہوئی شریعت کے پیروکار تھے۔

سیّدنا الیاس علیہ السلام اپنی وفات سے پہلے سیّدنا یَسع علیہ السلام ہی کو اپنا جانشین مقرر کر گئے۔ آپ سیّدنا الیاس علیہ السلام کی وفات کے بعد اس وقت کے گمراہ لوگوں کو دین کی طرف بلاتے رہے۔ انھیں بتوں کی پوجا سے روکتے رہے۔ ان سب کاموں میں سیّدنا الیاس علیہ السلام کے طریقے پر چلتے رہے۔ انھی کی شریعت پر کاربند رہے۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ آپ نے ان میں

اللہ کی شریعت کو نافذ فرمایا۔ اللہ کے احکام انھیں بتائے۔

جب سیّدنا یَسَع علیہ السلام کی عمر کافی ہوگئی اور آپ کو اس بات کا احساس ہوگیا کہ ان کا وقت قریب آ پہنچا ہے تو آپ نے غور کرنا شروع کیا کہ دین کی اشاعت کا کام

کیسے جاری رکھا جائے۔ آخر آپ اس نتیجے پر پہنچے کہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کر دیں اور وہ ایسا شخص ہو جو اس شریعت کو قائم رکھے۔ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے، خود بھی اس دین اور شریعت کا پیرو کار ہو۔ آپ چاہتے تھے کہ وہ آپ کے سامنے، آپ کی موجودگی ہی میں یہ کام شروع کر دے تاکہ آپ دیکھ لیں کہ وہ کس طرح کام کرتا ہے کس طرح اس نظام کو چلاتا ہے۔ اس طرح ان کو اطمینان ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ آپ یہ بھی چاہتے تھے کہ وہ اس کام کو پوری صلاحیت سے چلانے کے قابل ہو، چنانچہ آپ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے فرمایا:

'مجھے ایک ایسا آدمی چاہیے جو دن کو روزہ رکھنے والا ہو، رات کو قیام کرنے والا ہو اور غصے والا نہ ہو۔ جس شخص میں مجھے یہ صفات نظر آ گئیں، میں اسے اپنا جانشین مقرر کر دوں گا۔'

جواب میں پوری قوم میں سے ایک آدمی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور بولا:

'میں حاضر ہوں۔'

سیّدنا یَسَع علیہ السلام نے اس سے پوچھا:

'تم دن کو روزہ رکھو گے، رات کو قیام کرو گے اور کسی کی بات سن کر غصے میں نہیں آؤ گے۔'

اس نے جواب دیا:

'جی بالکل! میں ایسا ہی کروں گا۔'

آپ نے اس روز اسے واپس لوٹا دیا۔ اسے اپنا جانشین مقرر نہ کیا، دوسرے

دن انھوں نے پھر وہی اعلان کیا۔ اس روز بھی وہی نوجوان اٹھا، اس نے پھر کہا:

'میں اس ذمے داری کو نبھاؤں گا۔'

اب سیّدنا یَسَع علیہ السلام نے اس کی بات مان لی۔ اس لیے کہ اس نوجوان نے یہ ذمے داریاں قبول کی تھیں:

'میں اپنی قوم کے معاملات سنبھالوں گا۔

اور قوم کو آپ کی شریعت کی تعلیم دیتا رہوں گا۔

ان کے جھگڑوں میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلے کروں گا۔'

اسی لیے ان کا نام ذوالکفل رکھا گیا۔ اس کا مطلب ہے، ذمے داری اُٹھانے والا۔ اور واقعی انھوں نے یہ ذمے داری پوری کر دکھائی۔

سیّدنا ذوالکفل علیہ السلام بلند اخلاق اور زبان کو ناشائستہ الفاظ سے بچانے والے تھے۔ قوم کی خیر خواہی میں سچے دل سے کوشش کرتے تھے۔ آپ انھیں ایمان کی دعوت دیتے رہے۔ سیدھا راستہ دکھاتے رہے۔ اس کام میں انھوں نے سستی دکھائی، نہ اپنے قول سے پیچھے ہٹے۔ اللہ کا پیغام برابر پہنچاتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی موت کا وقت آ گیا۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانبیاء میں سیّدنا ایوب علیہ السلام کے قصے کے ساتھ ان کا بھی ذکر کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾

'اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل، یہ سب صابر لوگ تھے۔ ہم نے

انھیں اپنی رحمت میں داخل کرلیا۔ یہ سبھی نیک لوگ تھے۔'

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۂ صٓ میں بھی ایوب علیہ السلام کے واقعے کے بعد ان کا ذکر کیا ہے:

﴿ وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ اُولِي الْاَيْدِيْ وَالْاَبْصَارِ ۝ اِنَّآ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ۝ وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ۝ وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ وَالْيَسَعَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ وَكُلٌّ مِّنَ الْاَخْيَارِ ﴾

'اور ہمارے بندوں ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کا بھی لوگوں سے ذکر کریں جو ہاتھوں اور آنکھوں والے تھے۔ ہم نے انھیں خاص طور پر ایک امتیازی بات یعنی آخرت کی یاد کے ساتھ مخصوص کر دیا تھا۔ یہ سب ہمارے نزدیک برگزیدہ اور بہترین لوگ تھے۔ اسمٰعیل، یَسَع اور ذوالکفل علیہم السلام کا بھی ذکر کر دیجیے، یہ سب بہترین لوگ تھے۔''

دادی اماں نے یہاں تک کہہ کر بچوں کی طرف دیکھا۔

بچے کہانی سننے میں اس قدر مگن تھے کہ انھیں دادی اماں کے دیکھنے کا بھی احساس نہ ہوا۔

آخر دادی اماں مسکرا کر بولیں: ''بچّو! یہ تھی تمہاری آج کی کہانی۔''

''بہت بہت شکریہ دادی جان! آپ بہت اچھی ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ روزانہ ایسی ہی کہانیاں سنایا کریں گی۔''

ظالم بادشاہ

جلتے ہوئے کوئلوں پر چلنا کتنا مشکل ہے

کانٹوں بھرے راستے پر قدم اٹھانا کتنا تکلیف دہ ہے

پتھریلے راستوں پر پاؤں لہولہان کرنا بہت کٹھن ہے

لیکن اگر آپ کو سچائی کا کلمہ بلند کرنے کے نتیجے میں

ان راستوں میں چلنا پڑے تو!

دہکتے ہوئے کوئلے برف کی طرح ٹھنڈے محسوس ہوں گے

کانٹے دار راستہ پھولوں سے سجا ہوا لگے گا

اور راستے کے پتھر، معمولی کنکر نظر آئیں گے

''ظالم بادشاہ'' میں آپ کو

ان ہی راستوں کے مسافر ملیں گے

کامیابی انھیں نصیب ہوئی لیکن

ان کٹھن مراحل سے گزرنے کے بعد کیونکہ

منزل انھیں ملتی ہے جو لہو کے چراغ جلا کر

زمانے کو روشنی بخشتے ہیں